سیدنا عیسیٰ المسیح کی انجیل شریف

۲۷ پاروں میں سے ۲۰واں پارہ

رسولِ مقبول حضرتِ پطرس کا تبلیغی خط اوّل

رکوع ۱

(۱) پطرس کی طرف سے جو سیدنا عیسیٰ مسیح کا رسول ہے ان مسافروں کے نام جو پنطس، گلتیہ، کپدکیہ، آسیہ اور بتھنیہ میں جا بجا رہتے ہیں۔ (۲) اور پروردگار کے علمِ سابق کے موافق روح کے پاک کرنے سے فرمانبردار ہونے اور سیدنا عیسیٰ مسیح کا خون چھڑکے جانے کے لئے برگزیدہ ہوئے ہیں۔ مہربانی، اور اطمینان تمہیں زیادہ حاصل ہوتا رہے۔

(۳) ہمارے آقا و مولا سیدنا عیسیٰ مسیح کے پروردگار کی حمد ہو جنہوں نے سیدنا عیسیٰ مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنے کے باعث اپنی بڑی رحمت سے ہمیں زندہ امید کے لئے نئے سرے سے پیدا کیا۔ (۴) تاکہ ایک غیر فانی اور بے داغ اور لازوال میراث کو حاصل کریں۔ (۵) وہ تمہارے واسطے (جو پروردگار کی قدرت سے ایمان کے وسیلہ سے اس نجات کے لئے جو آخری وقت میں ظاہر ہونے کو تیار ہے حفاظت کئے جاتے ہو) آسمان پر محفوظ ہے۔ (۶) اس کے سبب سے تم خوشی مناتے ہو۔ اگرچہ اب چند روز کے لئے ضرورت کی وجہ سے طرح طرح کی آزمائشوں کے سبب سے غم زدہ ہو۔ (۷) اور یہ اس لئے ہے کہ تمہارا آزمایا ہوا ایمان جو آگ سے آزمائے ہوئے فانی سونے سے بھی بہت ہی بیش قیمت ہے سیدنا عیسیٰ مسیح کے ظہور کے وقت تعریف اور بزرگی اور عزت کا باعث ٹھہرے۔ (۸) اس سے تم بے

دیکھے محبت کرتے ہو اور اگرچہ اس وقت اس کو نہیں دیکھتے تو بھی اس پر ایمان لا کر ایسی خوشی مناتے ہو جو بیان سے باہر اور بزرگی سے بھری ہے۔(۹) اور اپنے ایمان کا مقصد یعنی روحوں کی نجات حاصل کرتے ہو۔(۱۰) اسی نجات کی بابت ان انبیاء کرام نے بڑی تلاش اور تحقیق کی جنہوں نے اس مہربانی کے بارے میں جو تم پر ہونے کو تھی نبوت کی۔(۱۱) انہوں نے اس بات کی تحقیق کی کہ سیدنا عیسیٰ مسیح کا روح جو ان میں تھا اور پیشتر سے سیدنا مسیح کے دکھوں کی اور ان کے بعد کی بزرگی کی شہادت دیتے تھے وہ کون سے اور کیسے وقت کی طرف اشارہ کرتے تھے۔(۱۲) ان پر یہ ظاہر کیا گیا کہ وہ نہ اپنی بلکہ تمہاری خدمت کے لئے یہ باتیں کہا کرتے تھے جن کی خبر اب تم کو ان کی معرفت ملی جنہوں نے روحِ پاک کے وسیلہ سے جو آسمان پر سے نازل کیا گیا تم کو خوشخبری دی اور فرشتے بھی ان باتوں پر غور سے نظر کرنے کے مشتاق ہیں۔

(۱۳) اس واسطے اپنی عقل کی کمر باندھ کر اور ہوشیار ہو کر اس مہربانی کی کامل امید رکھو جو سیدنا عیسیٰ مسیح کے ظہور کے وقت تم پر ہونے والی ہے۔(۱۴) اور فرمانبردار فرزند ہو کر اپنی جہالت کے زمانے کی پرانی خواہشوں کے تابع نہ بنو۔(۱۵) بلکہ جس طرح تمہارا بلانے والا پاک ہے اسی طرح تم بھی اپنے سارے چال چلن میں پاک بنو۔(۱۶) کیونکہ لکھا ہے کہ پاک ہو۔ اس لئے کہ میں پاک ہوں۔(۱۷) اور جب کہ تم باپ (یعنی پروردگار) کہہ کر اس سے دعا کرتے ہو جو ہر ایک کے کام کے موافق بغیر طرف داری کے انصاف کرتے ہیں تو اپنی مسافرت کا زمانہ خوف کے ساتھ گذارو۔(۱۸) کیونکہ تم جانتے ہو کہ تمہارا نکما چال چلن جو باپ دادا سے چلا آتا تھا اس سے تمہاری رہائی فانی چیزوں یعنی سونے چاندی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی۔(۱۹) بلکہ ایک بے عیب اور بے داغ بُرے یعنی سیدنا مسیح کے بیش قیمت سے خون سے۔(۲۰) ان کا علم تو بنائے عالم سے پیشتر تھا مگر ظہور اخیر زمانہ میں تمہاری خاطر ہوا۔(۲۱) کہ ان کے وسیلہ سے پروردگار پر ایمان لائے ہو جنہوں نے ان کو مردوں میں سے زندہ کیا اور بزرگی عطا فرمائی تاکہ تمہارا ایمان اور امید پروردگار پر ہو۔(۲۲) چونکہ تم نے حق کی

تابع داری سے اپنے دلوں کو پاک کیاہے جس سے بھائیوں کی بے ریا محبت پیدا ہوئی اس لئے دل وجان سے آپس میں محبت کرو۔(۲۳) کیونکہ تم فانی تخم سے نہیں بلکہ غیر فانی سے پروردگار کے کلام کے وسیلہ سے جو زندہ اور قائم ہے نئے سرے سے پیدا ہوئے ہو۔(۲۴) چنانچہ

ہر بشر گھاس کی مانند ہے
اوراس کی ساری شان وشوکت گھاس کے
پھول کی مانند۔
گھاس تو سوکھ جاتی ہے اور پھول گرجاتا ہے۔
(۲۵) لیکن پروردگار کا کلام ابد تک قائم رہے گا۔

یہ وہی خوشخبری کا کلام ہے جو تمہیں سنایا گیا تھا۔

رکوع ۲

(۱) پس ہر طرح کی بدخواہی اور سارے فریب اور منافقت اور حسد اور ہر طرح کی بد گوئی کو دُور کرکے۔(۲) نوازدبچوں کی مانند خالص روحانی دودھ کے مشتاق رہو تاکہ اس کے ذریعہ سے نجات حاصل کرنے کے لئے بڑھتے جاؤ۔(۳) اگر تم نے پروردگار کے مہربان ہونے کا مزہ چکھا ہے (۴) اُس کے یعنی آدمیوں کے رِد کئے ہوئے پر پروردگار کے چنے ہوئے اور قیمتی زندہ پتھر کے پاس آکر۔(۵) تم بھی زندہ پتھروں کی طرح روحانی گھر بنتے جاتے ہو تاکہ اماموں کا پاک جماعت بن کر ایسی روحانی قربانیاں پیش کرو جو سیدنا عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے پروردگار کے نزدیک مقبول ہوتی ہیں۔(۶) چنانچہ کلامِ الہیٰ میں مرقوم ہے کہ

دیکھو میں صیون میں کونے کے سرے کا چنا ہوا اور قیمتی پتھر رکھتا ہوں

جو اس پر ایمان لائے گا ہر گز شرمندہ نہ ہو گا

(۷) پس تم ایمان لانے والوں کے لئے تو وہ قیمتی ہے مگر ایمان نہ لانے والوں کے لئے

جس پتھر کو معماروں نے رد کیا

وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا

(۸)اور

ٹھیس لگنے کا پتھر اور ٹھوکر کھانے کی چٹان

ہوا

کیونکہ وہ نا فرمان ہو کر کلام سے ٹھوکر کھاتے ہیں اور اسی کے لئے مقرر بھی ہوئے تھے۔(۹) لیکن تم ایک برگزیدہ نسل، شاہی امامو کی جماعت ، مقدُس قوم اور ایسی امت ہو جو پروردگار کی خاص ملکیت ہے تا کہ ان کی خوبیاں ظاہر کرو جنہوں نے تمہیں تاریکی سے اپنی عجیب روشنی میں بلایا ہے۔(۱۰) پہلے تم کوئی امت نہ تھے مگر اب پروردگار کی امت ہو۔ تم پر رحمت نہ ہوئی تھی مگر اب تم پر رحمت ہوئی۔

(۱۱) اے پیارو میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ تم اپنے آپ کو پردیسی اور مسافر جان کر ان جسمانی خواہشوں سے پرہیز کرو جو روحِ پاک سے لڑائی رکھتی ہیں۔(۱۲) اور مشرکین میں اپنا چال چلن نیک رکھو تا کہ جن باتوں میں وہ تمہیں بدکار جان کر تمہاری بدگوئی کرتے ہیں تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر انہی کے سبب سے ملاحظہ کے دن پروردگار کی تمجید کریں۔

(۱۳) پروردگار کی خاطر انسان کے ہر ایک انتظام کے تابع رہو۔ بادشاہ کے اس لئے کہ وہ سب سے بزرگ ہے۔(۱۴) اورحاکموں کے اس لئے کہ وہ بدکاروں کی سزا اور پرہیزگاروں اور متقیوں کی تعریف کے لئے اس کے ان کے بھیجے ہوئے ہیں۔(۱۵) کیونکہ پروردگار کی یہ مرضی ہے کہ تم نیکی کرکے نادان آدمیوں کی جہالت کی باتوں کو بند کردو۔(۱۶) اوراپنے آپ کو آزاد جانو مگر اس آزادی کو بدی کا پردہ نہ بناؤ بلکہ اپنے آپ کو پروردگار کے بندے جانو۔(۱۷)سب کی عزت کرو، برداری سے محبت کرو، پروردگار سے ڈرو، بادشاہ کی عزت کرو۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کے دکھوں کا نمونہ

(۱۸) اے نوکرو! بڑے خوف سے اپنے مالکوں کے تابع رہو۔ نہ صرف نیکوں اور حلیموں ہی کے بلکہ بدمزاجوں کے بھی۔ (۱۹)کیونکہ کہ اگر کوئی پروردگار کے خیال سے بے انصافی کے باعث دکھ اٹھا کر تکلیفوں کی برداشت کرے تو یہ پسندیدہ ہے۔(۲۰)اس لئے کہ اگر تم نے گناہ کرکے مکے کھائیں صبر کیا تو کون سا فخر ہے؟ ہاں اگر نیکی کرکے دکھ پاتے اور صبر کرتے ہو تو یہ پروردگار کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ (۲۱) اور تم اسی کے لئے بلائے گئے ہو کیونکہ سیدنا عیسیٰ مسیح بھی تمہارے واسطے دکھ اٹھا کر تمہیں ایک نمونہ دیں گئے ہیں تاکہ ان کے نقش قدم پرچلو۔(۲۲) نہ انہوں نے گناہ کیا اور نہ ان کے منہ مبارک سے کوئی مکر کی بات نکلی۔(۲۳) نہ وہ گالیاں کھا کر گالی دیتے تھے اور نہ دکھ پا کر کسی کو دھمکاتے تھے بلکہ اپنے آپ کو سچے انصاف کرنے والے کے سپرد کرتے تھے۔(۲۴) وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لئے ہوئے صلیب قربان ہوگئے تاکہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مرکر نیکی کے اعتبار سے جئیں اورانہیں کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی۔ (۲۵) کیونکہ پہلے تم بھیڑوں کی طرح بھٹکتے پھرتے تھے مگر اب اپنی روحوں کے گلہ بان اور نگہبان کے پاس پھر آگئے ہو۔

رکوع ۳

بیوی اور شوہر

(۱)اے بیویو! تم بھی اپنے اپنے شوہر کے تابع رہو۔ (۲) اس لئے کہ اگر بعض ان میں سے کلام کو نہ مانتے ہوں تو بھی تمہارے پاکیزہ چال چلن اور خوف کودیکھ کر بغیر کلام کے اپنی اپنی بیوی کے چال چلن سے پروردگار کی طرف کھینچ جائیں۔(۳) اور تمہارا سنگار ظاہری نہ ہو یعنی سر گوندھنا اور سونے کے زیور اور طرح طرح کے کپڑے پہننا۔ (۴) بلکہ تمہاری باطنی اور پوشیدہ انسانیت حلم اور مزاج کی غربت کی غیر فانی آرائش سے آراستہ رہے کیونکہ پروردگار کے نزدیک اس کی بڑی قدر ہے۔(۵) اوراگلے زمانہ میں بھی پروردگار پر امید رکھنے والی پارسا عورتیں اپنے آپ کو اسی طرح سنوارتی اوراپنے اپنے شوہر کے تابع رہتی تھیں۔(۶)چنانچہ بی بی سارہ حضرت ابراہیم کے حکم میں رہتی اورانہیں مولاکہتی تھیں۔ تم بھی اگر نیکی کرو اور کسی ڈراوے سے نہ ڈرو توان کی بیٹیاں ہوئیں۔

(۷)اے شوہرو! تم بھی بیویوں کے ساتھ عقل مندی سے بسر کرو اور عورت کو نازک ظرف جان اس کی عزت کرو اور یوں سمجھو کہ ہم دونوں زندگی کی نعمت کے وارث ہیں تاکہ تمہاری دعائیں رک نہ جائیں۔

حق پر عمل کی خاطر دکھ اٹھانا

(۸) غرض سب کے سب یک دل اورہمدرد رہو۔ برادرانہ محبت کرو، نرم دل اور عاجز بنو۔ (۹)بدی کے عوض بدی نہ کرو اورگالی کے بدلے گالی نہ دو بلکہ اس کے برعکس برکت چاہو کیونکہ تم برکت کے وارث ہونے کے لئے بلائے گئے ہو۔(۱۰)چنانچہ

جو کوئی زندگی سے خوش ہونا

اور اچھے دن دیکھنا چاہے
وہ زبان کو بدی سے
اور ہونٹوں کو مکر کی بات کہنے سے باز رکھے
(۱۱) بدی سے کنارہ کرو اور نیکی کو عمل میں لاؤ۔
صلح کے طالب ہو اور اس کی کوشش میں رہو۔
(۱۲) کیونکہ پروردگار کی نظر دیانتداروں کی طرف ہے
اور ان کے کان ان کی دعا پر لگے ہیں
مگر بدکار پروردگار کی نگاہ میں ہیں۔

(۱۳) اگر تم نیکی کرنے میں سرگرم ہو تو تم سے بدی کرنے والا کون ہے؟(۱۴) اور اگر سچائی کی خاطر دکھ سہو بھی تو تم قابلِ ستائش ہو۔ نہ ان کے ڈرانے سے ڈرو اور نہ گھبراؤ۔(۱۵) بلکہ سیدنا عیسیٰ مسیح کو مولاجان کر اپنے دلوں میں مقُدس سمجھو اور جو کوئی تم سے تمہاری امید کی وجہ دریافت کرے اس کو جواب دینے کے لئے ہر وقت مستعد رہو مگر حلم اور خوف کے ساتھ۔(۱۶)اور نیت بھی رکھو تاکہ جن باتوں میں تمہاری بدگوئی ہوتی ہے ان ہی میں وہ لوگ شرمندہ ہوں جو تمہارے مسیحی نیک چال چلن پر لعن طعن کرتے ہیں۔(۱۷) کیونکہ اگر پروردگار کی یہی مرضی ہے کہ تم نیکی کرنے کے سبب سے دکھ اٹھاؤ تو یہ بدی کرنے کے سبب سے دکھ اٹھانے سے بہتر ہے۔(۱۸) اس لئے کہ سیدنا عیسیٰ مسیح نے بھی یعنی متقی پرہیزگار نے منافقین کے لئے گناہوں کے باعث ایک بار دکھ اٹھایا تاکہ ہم کو پروردگار کے پاس پہنچائیں۔ وہ جسم کے اعتبار سے تو قربان ہوئے لیکن روح کے اعتبار سے زندہ کئے گئے۔(۱۹) اسی میں انہوں نے جا کر ان قیدی روحوں

میں تبلیغ کی۔(۲۰) جو اس اگلے زمانہ میں نافرمان تھیں جب پروردگار نے حضرت نوح کے وقت میں تحمل کرکے ٹھہرا رہا تھا اور وہ کشتی تیار ہو رہی تھی جس پر سوار ہو کر تھوڑے سے آدمی یعنی آٹھ جانیں پانی کے وسیلہ سے بچیں۔(۲۱) اور اسی پانی کا مشابہ بھی یعنی اصطباغ سیدنا عیسیٰ مسیح کے جی اٹھنے کے وسیلہ سے اب تمہیں بچاتے ہیں۔اس سے جسم کی نجاست کا دُور کرنا مراد نہیں بلکہ خالص نیت سے پروردگار کے طالب ہونا مراد ہے۔(۲۲)وہ آسمان پر جا کر پروردگار کی دہنی طرف بیٹھے ہیں اور فرشتے اور اختیارات اور قدرتیں ان کے تابع کی گئی ہیں۔

رکوع ۴

(۱)پس جبکہ سیدنا عیسیٰ مسیح نے جسم کے اعتبار سے دکھ اٹھایا تو تم بھی ایسا ہی مزاج اختیار کرکے ہتھیار بند بنو کیونکہ جس نے جسم کے اعتبار سے دکھ اٹھایا اس نے گناہ سے فراغت پائی۔(۲) تاکہ آئندہ کو اپنی باقی جسمانی زندگی آدمیوں کی خواہشوں کے مطابق نہ گذارو بلکہ پروردگار کی مرضی کے مطابق۔(۳) اس واسطے کہ مشرکین کی مرضی کے موافق کام کرنے اور شہوت پرستی۔ بُری خواہشوں، مے خواری، ناچ رنگ، نشہ بازی اور مکروہ بُت پرستی میں جس قدر ہم نے پہلے وقت گذارا وہی بہت ہے۔(۴) اس پر وہ تعجب کرتے ہیں کہ تم اسی سخت بدچلنی تک ان کا ساتھ نہیں دیتے اور لعن طعن کرتے ہیں۔(۵)انہیں اسی کو حساب دینا پڑے گا جو زندوں اور مردوں کا انصاف کرنے کو تیار ہیں۔(۶) کیونکہ مردوں کو بھی خوشخبری اسی لئے سنائی گئی تھی کہ جسم کے لحاظ سے تو آدمیوں کے مطابق ان کا انصاف ہو لیکن روح کے لحاظ سے پروردگار کے مطابق زندہ رہیں۔

(۷)سب چیزوں کا خاتمہ جلد ہونے والا ہے۔ پس ہوشیار رہو اور دعا کرنے کے لئے تیار (۸)سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ آپس میں بڑی محبت کرو، کیونکہ محبت بہت سے گناہوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔(۹) بغیر بڑبڑائے آپس میں مسافر پروری کرو۔(۱۰) جن کو جس

جس قدرت نعمت ملی ہے وہ اسے پروردگار کی مختلف نعمتوں کے اچھے مختاروں کی طرح ایک دوسرے کی خدمت میں صرف کریں۔(۱۱)اگر کوئی کچھ کہے تو ایسا کہے کہ گویا پروردگار کا کلام ہے۔ اگر کوئی خدمت کرے تو اس طاقت کے مطابق کرے جو پروردگار عطا کریں تاکہ سب باتوں میں سیدنا عیسیٰ مسیح کے وسیلہ سے پروردگار کی بزرگی ظاہر ہو۔ بزرگی اور سلطنت ابدالآباد انہی کی ہے۔آمین۔

(۱۲) اے پیارو! جو مصیبت کی آگ تمہاری آزمائش کے لئے تم میں بھڑکی ہے یہ سمجھ کر اس سے تعجب نہ کرو کہ یہ ایک انوکھی بات ہم پر واقع ہوئی ہے۔(۱۳) بلکہ سیدنا عیسیٰ مسیح کے دکھوں میں جوں جوں شریک ہو خوشی کرو تاکہ ان کی بزرگی کے ظہور کے وقت بھی نہایت خوش وخرم ہو۔(۱۴) اگر سیدنا عیسیٰ مسیح کے نام کے سبب سے تمہیں ملامت کی جاتی ہے تو تم مبارک ہو کیونکہ بزرگی کی روح یعنی پروردگار کا روح تم پر سایہ کرتا ہے۔ (۱۵) تم میں سے کوئی شخص خونی یا چور یا بدکار یا اوروں کے کام میں دست انداز ہو کر دکھ نہ پائے۔(۱۶) لیکن اگر مسیحی ہونے کے باعث کوئی شخص دکھ پائے تو شرمائے نہیں بلکہ اس نام کے سبب سے پروردگار کی تمجید کرے۔(۱۷) کیونکہ وہ وقت آپہنچا ہے کہ پروردگار کے گھر سے عدالت شروع ہو اور جب ہم ہی سے شروع ہوگی تو ان کا کیا انجام ہوگا جو پروردگار کی خوشخبری کو نہیں مانتے ؟(۱۸) اور جب پرہیزگار ہی مشکل سے نجات پائے گا تو بے دین اور گنہگار کا کیا ٹھکانا ہے؟ (۱۹)پس جو پروردگار کی مرضی کے موافق دکھ پاتے ہیں وہ نیکی کرکے اپنی جانوں کو وفادار خالق کے سپرد کریں۔

رکوع ۵

(۱) تم میں جو بزرگ ہیں میں ان کی طرح بزرگ اور سیدنا مسیح کے دکھوں کا گواہ اور ظاہر ہونے والی بزرگی میں شریک بھی ہو کر ان کو یہ نصیحت کرتا ہوں۔ (۲) کہ پروردگار کے اس گلہ کی گلہ بانی کرو جو تم میں ہے۔ لاچاری سے نگہبانی نہ کرو بلکہ پروردگار کی مرضی کے موافق خوشی سے اور ناجائز نفع کے لئے نہیں بلکہ دلی شوق سے ۔(۳) اور جو لوگ تمہارے سپرد ہیں ان پر حکومت نہ جتاؤ بلکہ گلہ کے لئے

نمونہ بنو۔(۴) اورجب سردار گلہ بان ظاہر ہوگا تو تم کو عظمت کا ایسا سہرا ملے جو مرجھانے کا نہیں۔(۵) اے جوانو! تم بھی بزرگوں کے تابع رہو بلکہ سب کے سب ایک دوسرے کی خدمت کے لئے عاجزی سے کمر بستہ رہو اس لئے کہ پروردگار مغروروں کا مقابلہ کرتے ہیں مگر عاجزوں کو توفیق عطا فرماتے ہیں۔(٦) پس پروردگار کے قوی ہاتھ کے نیچے عاجزی سے رہو تاکہ وہ تمہیں وقت پر سربلند کریں۔(۷)اور اپنی ساری فکر انہی پر ڈال دو کیونکہ ان کو تمہاری فکر ہے۔(۸) تم ہوشیار اور بیدار رہو، تمہارا مخالف ابلیس گرجنے والے شیر ببر کی طرح ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑکھائے۔(۹) تم ایمان میں مضبوط ہوکر اور یہ جان کر اس کا مقابلہ کرو کہ تمہارے بھائی جو دنیا میں ہیں ایسے ہی دکھ اٹھارہے ہیں۔(۱۰) اب پروردگار جو ہر طرح کی مہربانی کا چشمہ ہیں۔ جنہوں نے تم کو سیدنا عیسیٰ مسیح میں اپنی ابدی بزرگی کے لئے بلایا تمہارے تھوڑی مدت تک دکھ اٹھانے کے بعد آپ ہی تمہیں کامل اور قائم اور مضبوط کریں گے۔(۱۱) ابدالآباد انہیں کی سلطنت رہے۔ آمین۔

(۱۲) میں نے سلوانس کی معرفت جو میری دانست میں دیانت دار بھائی ہے مختصر طور پر لکھ کر تمہیں نصیحت کی اور یہ شہادت دی کہ پروردگار کی سچی مہربانی یہی ہے۔ اسی پر قائم رہو۔(۱۳) جو بابل میں تمہاری طرح برگزیدہ ہے وہ اور میرا پیارا بیٹا مرقس تمہیں سلام کہتے ہیں۔(۱۴) محبت سے بوسہ لے لے کر آپس میں سلام کرو۔

تم سب کو جو سیدنا عیسیٰ مسیح میں ہیں اطمینان حاصل ہوتا رہے۔